53
P
1638
U
Microfilm

राष्ट्रीय अभिलेखागार पुस्तकालय
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
भारत सरकार
Government of India
नई दिल्ली
New Delhi

1628/10121

आह्वानांक Call No.
अवाप्ति सं॰ Acc. No. 1638

23

1638

وطن کا راگ

Vatan ka Rag

30

وطن کا راگ

ملکی اور قومی نظموں کا شاندار مجموعہ

PRICE As 3

اکسیر سیالکوٹی

Akshi

IMPERIAL RECORD
RECEIVED.
16 MAR 1931
DEPARTMENT

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 1638
Date 13.4.72
GOVT. OF INDIA

جملہ حقوق محفوظ

بندے ماترم

وطن کا راگ

مرتبہ

نقاشِ فطرت شیریں سخن اکبر سیالکوٹی

مترجم

سراج الدولہ۔ چاند بی بی۔ شکنتلا ناٹک وغیرہ

پبلشرز

نرائن دت سہگل اینڈ سنز تاجرانِ کتب بیرون لوہاری دروازہ لاہور

باراول

قیمت

(نشتر سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ نرائن دت سہگل پرنٹر چھپا)

آزادی کا بگل — نوجوانوں کا رہنما — اور مزدوروں کی انجیل

شری بیت آر۔ پامی دت ایڈیٹر "لیبر منتھلی" لنڈن کی شہرہ آفاق تصنیف

"ماڈرن انڈیا" کا ہندی ترجمہ

ورتمان بھارت با تصویر

سوراجیہ کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پچاس برس کی لگاتار کوشش اور محنت کے باوجود کانگرس کیوں اس وقت تک اسکو حاصل نہیں کر سکی۔ کسان اور مزدور اگر سنگھٹت ہو جائیں۔ تو سوراجیہ فوراً ہی کیسے مل سکتا ہے۔ ان نئے اور اچھوتے خیالات پر اس لاجواب کتاب میں آزادی کیساتھ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

کتاب ہر ہندی پڑھے ہندوستانی کے دیکھنے کے لائق ہے۔

قیمت فی جلد عہ۔ مجلد ۶؍

بندے ماترم

وطن کا راگ

پرارتھنا

وجئی وشو ترنگا پیارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

سدا شکتی برسانے والا پریم سدھا سرسانے والا
ویروں کو ہرشانے والا ماترِ بھومی کا تن من سارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

سوتنترتا کے بھیشن رن میں لکھ کر بڑھے جوش چھن چھن میں
کانپے شترو دیکھ کر من میں مٹ جائے بھئے سنکٹ سارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

اِس جھنڈے کے نیچے نِربھے   لیں سوراجیہ یہ اوِچل پنچھے
بولو بھارت ماتا کی جے   سوتنترتا ہو دھیئے ہمارا
جھنڈا اُونچا رہے ہمارا

آؤ پیارو ویرو آؤ   دیش جاتی پر بلی بلی جاؤ
ایک ساتھ سب مِل کر گاؤ   پیارا بھارت دیش ہمارا
جھنڈا اُونچا رہے ہمارا

اِس کی شان نہ جانے پاوے   چاہے جان بھلے ہی جاوے
وِشو وجے کر کے دکھلاوے   تب ہووے پرن پورن ہمارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

---

(۲)

ترانہ

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بُلبلیں ہیں اُس کی وہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اُس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

اَے آبِ رودِ گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دُشمن دورِ زماں ہمارا

اِقبالؔ! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

(۴)

وطن کے درد کی آہ و دوا بن

بڑھائے جا قدم کیا سوچتا ہے | رہِ پُرخار سے کیوں ڈر رہا ہے
ترے دِل میں یہ کیسا وسوسہ ہے | یہ کیا مُڑ مُڑ کے پیچھے دیکھتا ہے

خدا بھٹکے ہوؤں کا رہنما ہے
وہ منزل سامنے ہے فکر کیا ہے

یہ مانا آسماں نا مہرباں ہے — تری تقدیر تجھ سے بدگماں ہے
بھنور میں کشتیٔ ہندوستان ہے — نہ لنگر ہے نہ کوئی بادباں ہے

مگر جب تجھ سا کھیون ہار ہوگا
تو پل بھر میں یہ بیڑا پار ہوگا

تجھے کیوں مال و زر کی آرزو ہے — تجھے کیوں مرتبوں کی جستجو ہے
ترے دم سے وطن کی آبرو ہے — مگر تو اب بھی محوِ ماو تو ہے

بھلا رکھا ہے تو نے فرض اپنا
ادا کرتا نہیں کیوں قرض اپنا

بتانِ سیمتن کی چاہ کب تک — سوادِ زلف میں گمراہ کب تک
یہ عشقِ حسنِ مہر و ماہ کب تک — یہ نالے یہ فغاں یہ آہ کب تک

ذرا کچھ سوچ دل میں کون تو ہے
وہی جس کی وطن کو آرزو ہے

کشادہ و بست کے جھگڑے کہاں تک — بلند و پست کے جھگڑے کہاں تک
نشست و جست کے جھگڑے کہاں تک — یہ بود و ہست کے جھگڑے کہاں تک

وطن کی درد کی آ کر دوا بن
تو اس بھٹکے ہوئے کا رہنما بن

خدا را نیند سے ہشیار ہو جا — اِس اُجڑے دیش کا غم خوار ہو جا

ادھر آ قوم کا سردار ہو جا　　وطن کا طالعِ بیدار ہو جا
بہت اُمیدّ ہے تجھ سے وطن کو
بدل دے گردشِ چرخِ کہن کو

وطن کو غمگساروں کی ہے حاجت　　وطن کو حق گذاروں کی ہے حاجت
وطن کو دِل فگاروں کی ہے حاجت　　وطن کو جاں نثاروں کی ہے حاجت
وطن کی آبرو آکر بچا لے
وطن کو پنجۂ غم سے چھڑا لے

---

(۴)

وطن ہے میرے لئے اور میں وطن کیلئے

چمن ہے گُل کے لئے اور گُل چمن کے لئے
وطن ہے میرے لئے اور میں وطن کے لئے

کہاں وہ عہد گذشتہ کہاں وہ لُطفِ چمن
تڑپ رہا ہوں اُسی لذّتِ کہن کے لئے

ہم آؤ رشتۂ اُلفت کو اُستوار کریں
یہ تفرّقے ہیں فقط شیخ و برہمن کے لئے

یہی ہے ایک میرے دل کی آرزو حسرت
جیوں وطن کے لئے اور مروں وطن کیلئے

(۵)

مر کر بھی چاہتے ہیں خاکِ وطن کفن کو

اے صورِ حُبِّ قومی اِس خواب سے جگا دے
بھُولا ہوا فسانہ کانوں کو پھر سُنا دے
مُردہ طبیعتوں کی افسردگی مِٹا دے
اُٹھتے ہوئے شرارے اِس راکھ سے دکھا دے

حُبِّ وطن سمائے آنکھوں میں نُور ہو کر
سر میں خمار ہو کر دل میں سرور ہو کر

شیدائے بوستاں کو سرو و سمن مُبارک
رنگین طبیعتوں کو رنگِ سخن مُبارک
بُلبُل کو گُل مُبارک گُل کو چمن مُبارک
ہم بیکسوں کو اپنا پیارا وطن مُبارک

غُنچے ہمارے دِل کے اِس باغ میں کھِلینگے
جس خاک سے اُٹھے ہیں اُس خاک میں ملینگے

ہے جُوئے شیر ہم کو نُورِ سحر وطن کا
آنکھوں کی روشنی ہے جلوہ اِس انجمن کا
ہے رشکِ مہر ذرّہ اِس منزلِ کہن کا
تُلتا ہے برگِ گُل سے کانٹا بھی اِس چمن کا

گردو غبارِ یاں کا خلعت ہے اپنے تن کو
مر کر بھی چاہتے ہیں خاکِ وطن کفن کو

(۶)

اے میرے پیارے وطن

کیا سناؤں حالِ دل کیوں کر نزا پرداز ہوں
اس صداؤں سے بھری دنیا میں بے آواز ہوں
اے میرے پیارے وطن!
اس میرے ٹوٹے ہوئے دل کا بنائے اک باب
پھر محبت کے نزلے سن جہاں ہیں انتخاب
اے میرے پیارے وطن!
زندگی میری کنول کا پھول بن جاتی اگر
میں تو قدموں پہ ترے سو بار رکھتا اپنا سر
اے میرے پیارے وطن!

میرے پیارے بھارت

کروں کیوں نہ دل سے ترا مان بھارت
بہت مجھ پہ ہیں تیرے اِحسان بھارت
یہی جی میں آتا ہے اب دھیان بھارت
کروں تجھ پہ تن من میں قربان بھارت

میرے پیارے بھارت مری جان بھارت

میں ننھا تھا جب دودھ مجھ کو پلایا
ہوا جب بڑا تاج تو نے کھلایا
تجھی سے ہے یہ تن بدن میں نے پایا
رہے ہر گھڑی تجھ پہ داتا کا سایا

میرے پیارے بھارت مری جان بھارت

اگر دے وہ پرماتما مجھ کو ہمت
کروں شوق سے عمر بھر تیری خدمت
بٹھاؤں ہر اک دل پہ میں تیری عظمت
دِکھا دوں زمانہ کو پھر تیری شوکت

میرے پیارے بھارت مری جان بھارت

دُعا مانگتا ہے فلک سر جھکا کر
پھرے تیری تقدیر ہو بخت یاور
بنے مُشفق و دوست چرخِ ستم گر
کرے اپنی کرپا وہ بھگوان تجھ پر
مرے پیارے بھارت مری جان بھارت

(۸)

بھارت ہے جان ہماری اور جان ہے تو سب کچھ

بھارت ہے جان ہماری اور جان ہے تو سب کچھ
ایمان وہ ہمارا ایمان ہے تو سب کچھ
مٹی سے جس کے پل کر ہم سب بڑے ہوئے ہیں
اُس کے لئے مریں گے یہ شان ہے تو سب کچھ
خنجر چلے چلے گر۔ اُف بھی نہیں کریں گے
پرتنترتا میں رہ کر بس مان ہے تو سب کچھ
آوے اجل بھلے ہی پھر بھی نہ ہم ڈریں گے
ڈر کر نہ ہم ہٹینگے یہ آن ہے تو سب کچھ
بینا کا تار چاہے بالکل نہ راگ چھیڑے
جیون کا تار پھر بھی گاویگا مان سب کچھ

مذہب جُدا ہے لیکن اہلِ وطن سبھی ہیں
تن - پران - دھن وطن پہ قربان ہے تو سب کچھ
مرنا وطن پہ سیکھے - جینا وطن پہ سیکھے
اِنسان میں اگر یہ ارمان ہے تو سب کچھ

(۹)

تن سے جو اُترے نہ سر ایسا وہ سر رکھتے نہیں

یہ سبب ہے جو ہماری وہ خبر رکھتے نہیں
بے اثر نالے ہیں کچھ ایسا اثر رکھتے نہیں
خانۂ صیّاد سے اُڑ کر چمن تک جائیں کیا؟
ہم تو اپنے بازوؤں میں بال و پر رکھتے نہیں
سر ہتھیلی پر لئے ہیں سرفروشانِ وطن
تن سے جو اُترے نہ سر ایسا وہ سر رکھتے نہیں
اس طرح تم ہوگئے ہو کس لئے یوں بیخبر
سب کی رکھتے ہو خبر میری خبر رکھتے نہیں
بے ہنر ہو کر ہوئے مشہور "بسمل" کس طرح
سچ تو یہ ہے وہ کوئی ایسا ہنر رکھتے نہیں

(۱۰)

قوم دبندی اے ودہایاں جیلیں جان والیو

قوم دبندی اے ودہایاں جیلیں جان والیو
خاطر دیس دی مصیبتاں اُٹھان والیو
کردی رشک ہے دُنیا تہاڈے حوصلے تے
گھر بار لُٹے. اولاد نوں رولان والیو
تہاڈا کی میں مقابلہ کسے نال کراں
بانکے سورموں جوانوں اوچی شان والیو
ہستی فیند تے جُرمانے دی کی تہاڈے سامنے
ہس رس کے پھانسی تے چڑھ جان والیو
تسی خوف خدا توں ڈرو تو سہی
ڈنڈے نہتے بھائیاں تے برسان والیو
تسی چین کدے بھی نہیں پا سکدے
ساڈے دُکھیاں دلاں او دُکھان والیو
خوش ہوو نہ حکاموں اینہاں تائیں پھڑ کے
تسی سُنیاں گلاں نوں مڑ جگان والیو
تہاڈا اللہ نگہبان وچہ جیلاں دے بارو عاجز قوم دے بیڑے نوں بنے لان والیو

(۱۱)

سرفروشی کی تمنّا اب ہمارے دل میں ہے

سرفروشی کی تمنّا اب ہمارے دِل میں ہے۔
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
رہروے راہِ محبّت راہ نہ جانا راہ میں
لذّتِ صحرا نوردی دورئ منزل میں ہے
وقت آنے دے بتا دینگے تجھے اَے آسماں
ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دِل میں ہے
آکے مقتل میں یہ قاتل کہہ رہا ہے بار بار
کیا تمنّائے شہادت بھی کسی کے دل میں ہے
اَے شہیدِ مُلک وملّت تیرے قدموں پر نثار
تیری قربانی کا چرچا غیر کی محفل میں ہے
اب نہ اگلے ولولے ہیں اور نہ ارمانوں کی بھیڑ
ایک مِٹ جانیکی حسرت اب دِلِ بسمل میں ہے

---

(۱۲)

غلامی سے جکڑا ہمارا وطن ہے

انوکھا نرالا ہمارا وطن ہے
ہمیں جان و دل سے پیارا وطن ہے

مصیبت بھی آفت بھی ظلم و ستم بھی
تیرے واسطے سب گوارا وطن ہے
ہمیں ہوں تمنائیں جنت کی کیوں کر
کہ جنت سے بڑھ کر ہمارا وطن ہے
نگاہوں میں رہتا ہے منظر وطن کا
سفر میں بھی ہمراہ ہمارا وطن ہے
کرو پہلے آزاد اپنے وطن کو
غلامی سے جکڑا ہمارا وطن ہے
نہ عالم سے مطلب نہ دنیا سے مطلب
ہمارے لئے بس ہمارا وطن ہے

(۱۳)

آزاد ہوگا۔ ہوگا آتا ہے وہ زمانہ

بھارت نہ رہ سکے گا ہرگز غلام خانہ
آزاد ہوگا۔ ہوگا آتا ہے وہ زمانہ
خون کھولنے لگا ہے ہندوستانیوں کا
کردیں گے ظالموں کا ہم بند ظلم ڈھانا
قومی ترنگے جھنڈے پر جان نثار اپنی

ہندو مسیح مسلم گاتے ہیں یہ ترانہ
اب بھیڑ اور بکری بن کر نہ ہم رہینگے
اس پست ہمتی کا ہوگا کہیں ٹھکانہ
پرواہ اب کسے ہے جیل و عدو کی یارو
ایک کھیل ہو رہا ہے پھانسی پہ جھول جانا
بھارت وطن ہمارا بھارت کے ہم ہیں بچے
مانا کیواسطے ہے منظور سر کٹانا

(۱۴)

ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

بُلبل ہیں ہم وطن کی وہ گلستاں ہمارا
پیارے ہم اُس کے ۔ پیارا ہندوستاں ہمارا
یہ تن ہؤا ہمارا خاکِ وطن سے پیدا
کام آئیگا وطن کے ہر استخواں ہمارا
دِل میں وطن کی اُلفت سر میں وطن کا سودا
نامِ وطن ہو یارب وِردِ زباں ہمارا
فصلِ بہار آئے گر گلشن وطن میں
خونِ جگر سے سینچے ہر نوجواں ہمارا

ہندو ہو یا مسلماں کہہ دو مخالفوں سے
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا
گر ایشور نے چاہا تو دیکھنا کہ اک دِن
اُڑتا ہمالیہ پر ہوگا نشان ہمارا
ہم عہد کر چکے ہیں مر جائینگے وطن پر
کیا کر سکیگا دیکھیں دَورِ زماں ہمارا
مِٹ جائینگے وہ خود ہی "ہمدم" جہاں کے ہاتھوں
جو چاہتے مٹانا نام و نشاں ہمارا

(۱۵)

فنا فی القوم خنیدر ناتھ داس

کیا لکھیں آزاد ہو کر ہم کہانی داس کی
قید ہی میں کٹ گئی ساری جوانی داس کی
چلتے پھرتے ختم ہو یوں زندگانی داس کی
صبح پیری بن گئی شام جوانی داس کی
جگمگا اُٹھے گی دنیا یہ تماشہ دیکھ کر
خاک کے ذرّوں سے روشن ہے نشانی داس کی
آسمانِ پیر بھی چکّر میں ہے گردش میں ہے

رنگ لائی دیکھئے کیا نوجوانی داس کی
پُراثر ہے درد میں ڈوبی ہوئی ہے کس قدر
دل اگر ہے تو سُنو دل سے کہانی داس کی
فاقہ مستی میں بھی مستوں کیطرح بدمست تھا
گویا ہمت کا نمونہ تھی جوانی داس کی
مِٹ نہیں سکتی مٹائے گردشِ ہفت آسماں
حشر تک قایم رہیگی یہ نشانی داس کی
کھُل کر اے "بسمل" یہی دُنیا کو بھی کہنا پڑا
دیش سیوا کے لئے تھی زندگانی داس کی

---

(۱۶)

ہمیں تو دیش میں بس دیش راگ گانا ہے

ہر ایک چھوٹے بڑے کو یہی سکھانا ہے
ہمیں تو دیش میں بس دیش راگ گانا ہے
کوئی دُھنی ہے کہ عاقل ہے یا سیانا ہے
فضائے دہر میں تو پھر پھر کے سب کو جانا ہے
مرے وطن کے لئے جو مٹے وطن کے لئے
اُسی کا مُبارک جہان میں آنا ہے

بٹھاؤ لاکھ کمیشن تو اس میں کیا حاصل
تمہارے ہاتھوں سے کیا خاک ہمکو پانا ہے
زباں دے کے ٹکڑے اُڑاتے ہو ہر گھڑی ہر دم
تمہاری باتوں کا کچھ بھی نہیں ٹھکانا ہے
غبارِ دِل میں جو رکھتے ہو فایدہ کیا ہے
ملاؤ خاک میں ہم کو اگر ملانا ہے
یہی ہے وقت کہ اُٹھ بیٹھو اب وطن والو
تمہیں جو رنگ زمانے میں کچھ جمانا ہے

(۱۷)

عاشق اپنویں آزادی دے مس رس پھانسی چڑھدے نے

ذرا بھی لگن آزادی دی لگ گئی جنہاں دے من دے وچ
او مجنوں وانگ پھردے نے ہر صحرا ہر بن دے وچ
دِل نوں چین قرار نہ ہرگز مول کدے اوہ لیندے نے
اُبڑ وا ہے نیندرے وچ اُٹھ اُٹھ کے اوہ بہندے نے
جس ویلے دی ویکھ لو وا اینہاں خوطیاں دیوچ رہندے نے
حاصل کویں آزادی نوں کر لیئے ایس تن دے وچ
جیویں اپروانے شمع دے اُتے تڑ تڑ کے مرتدے نے

عاشق ایہوئیں آزادی دے ہس ہس پھانسی چڑھدے نے
کسے ویلے وی ویکھ لوؤ نہ موت کولوں اوہ ڈردے نے
رکھ دیندے نے سر اپنے نوں جانشین گن دے وچ
مُلک پچھے جس ہے جندی اوہ مویا نہیں زندہ اے
اُس دی اس قربانی کولوں یورپ بھی شرمندہ اے
اُس دی یاد کولوں نہیں غافل کوئی ہندی باشندہ اے
گھر کیتا اوہدی اُلفت نے ہر ایک تن بدن دے وچ
حق کہنوں نہ ٹلدے نے اوہ پھانسی تے وی چاہڑ کے
سونا راکھ نہ ہُندا اے اگ دے وچ وی ساڑ کے
اوہ تاں ہمت نال پہاڑ انہوں چھڈدے پاڑ کے
اُلفت ہووے آزادی دی جیسی سی کوہکن دے وچ
داس نے داس مُلک دا بنا دیا سب نوں کھول کے
مُلک پچھے کیویں جندی اُس نے اپنی رول کے
گل میری نوں سن لوؤ یارو کن دے پردے کھول کے
نام اوہدے تے رحمت برسے جیوں بارش ساون دے وچ
ایس غلامی دی زندگی کولوں موت اوہ چنگی جان کے
توپاں گرچ بندوقاں اگے نکلن سینے تان کے
دیندے جان خدا دی سونہہ اوہ ہس ہس خوشیاں مان کے
خلعت سمجھ آزادی دا جا وڑدے نے کفن دے وچ

(۱۸)

شہید قوم کا جنازہ

دیکھو جاتا ہے جنازہ کشتۂ بیداد کا
انقلاب اے انقلاب! اُٹھ وقت ہے امداد کا

سوئے مقتل وہ گیا سر سے کفن باندھے ہوئے
آؤ دیکھیں ہم بھی جوہر خنجرِ فولاد کا

لینن و ممبر مینی و واشنگٹن نپولین
آؤ دیکھو یہ جنازہ ہند کے فرہاد کا

خیر مقدم کے لئے آگے بڑھو آگے بڑھو
یہ جنازہ آرہا ہے کشتۂ بیداد کا

تم پُجاری تھے جو آزادی کے یہ بھی ایک ہے۔
سینے میں تھا درد اور ٹکڑا تھا دلِ فولاد کا

کہتے ہیں یوں کشتگانِ خنجرِ بیداد رو
موت سے ڈرتے نہیں کیا خوف ہے جلاد کا

(۱۹) شہید وطن کی آرزو

آرزو ہے کہ چلے ایسی ہوا میرے بعد
اپنی ہستی سے ہو بیزار جفا میرے بعد

گیان و عزت ہو نصیب اپنی جنم بھومی کو
مرتبہ اس کا جہاں میں ہو سوا میرے بعد

میں نہ ہونگا تو میری خاک سے اٹھیگی صدا
پیارے بھارت! ترا کیا حال ہوا میرے بعد

جذبہ حُبِّ وطن میں ہو تلاطم پیدا
سرفروشی کی چلے خوب ہوا میرے بعد

آج ایثار کی دولت ہے تمہارا ایماں
بات جب ہے رہے قایم یہ ادا میرے بعد

مادرِ ہند پہ قرباں ہے یہ جانِ عزیز
ہر جواں کی ہو زباں پر یہ صدا میرے بعد

میں تمہارے ہی لئے اہل وطن مٹتا ہوں
یاد آئیگی تمہیں میری وفا میرے بعد

چلتے چلتے میں حکومت سے کہے جاتا ہوں
ٹھوکریں کھائیگی یہ تیری جفا میرے بعد

(۲۰)

چرخہ کاتو۔ تو بیڑا پار ہے

بہنو! چرخے سے ہار سنگار ہے
چرخہ کاتو۔ تو بیڑا پار ہے
چرخہ پھونکے گا مال بدیشی
چرخہ کاتے گا مال سودیشی
چرخہ سودیشی کی تلوار ہے
چرخہ کاتو۔ تو بیڑا پار ہے
بہنو! گاندھی جی کا فرمان ہے
چرخہ بھارت کا نگہبان ہے
اس میں آزادی کا آثار ہے
چرخہ کاتو۔ تو بیڑا پار ہے
چرخہ چرخ کو نیچا دکھائیگا
چرخہ سوراجیہ کی راہ بتائے گا
اس سے یورپ کا آزار ہے
چرخہ کاتو۔ تو بیڑا پار ہے
اس سے ہونگے "شہر" ذیشاں پھر
ہوگا فخر عالم ہندوستاں پھر

اس چرخے پہ دارومدار ہے
چرخہ کاتو۔ تو بیڑا پار ہے

(۲۱)

چرخہ ہمکو شاد کریگا

بندوں کو آزاد کریگا — دشمن کو برباد کریگا
اُجڑا دیش آباد کریگا — چرخہ ہمکو شاد کریگا

ظلم اگر صیّاد کریگا — بیکس پر بیداد کریگا
وہ بھی کچھ کچھ یاد کریگا — چرخہ ہم کو شاد کریگا

چرخے کی جب تان چلیگی — دُشمن کی کب دال گلے گی
آئی آفت سر سے ٹلے گی — چرخہ ہم کو شاد کریگا

چرخے سے تم رشتہ جوڑو — پردیسی کپڑے اب چھوڑو
دُشمن کی ہر آشنا توڑو — چرخہ ہم کو شاد کریگا

چرخے سے ہم سُوت نکالیں — اپنا کپڑا آپ بنالیں

کوا چھوڑے ہنس کی چالیں — چرخہ ہم کو شاد کریگا

چرخے سے سوراج ملیگا — تخت ملیگا تاج ملیگا
ہم کو اپنا راج ملیگا — چرخہ ہمکو شاد کریگا

(۲۲)

گاڑھا

کسی کو جہاں سے مٹائیگا گاڑھا — کسی کو جہاں میں بنائیگا گاڑھا
ترقی پہ اپنی جب آئے گا گاڑھا — تو ہر سمت جلوہ دکھائے گا گاڑھا
بدیشی کو چھوڑو سودیشی کو پہنو
غلامی سے تم کو چھوڑائے گاڑھا

یہ ڈی ون کالٹھ نہیں نین سکھ ہے — یہ ململ کے پُرزے اُڑائیگا گاڑھا
بنے گی کبھی اسکی شاہوں کی کلغی — جگہ فرقِ عالم پہ پائے گا گاڑھا
نہ ڈر "ناز" گاڑھا پہننے سے ہرگز
بلا بن کے تجھ کو نہ کھائیگا گاڑھا

(۲۳)

پولیٹیکل قیدی

سب کو تقصیر پہ چکی کی سزا ملتی ہے
قیدیٔ ملک کو بے جرم و خطا ملتی ہے
سرد پانی ہے میسّر نہ ہوا ملتی ہے
کھا کے دل تنگ ہو جس سے وہ غذا ملتی ہے

دن ہو یا رات اُسے بولنے کا حکم نہیں
لب ہلانے کا زباں کھولنے کا حکم نہیں
سختیاں اُس پہ ہیں آنے کے لئے گرمی ہیں
کاٹنے مچھر ہیں ستانے کے لئے گرمی ہیں
فرش پختہ ہے جلانے کے لئے گرمی ہیں
گرم کمبل ہے بچھانے کے لئے گرمی ہیں

بد تر از مرگ ہے جولائی میں جینا اس کا
خون ہوتا ہے۔ ستمبر میں پسینہ اُس کا
حیف اُس کی کوئی فریاد نہیں سنتا ہے
درد و آہِ دل ناشاد نہیں سنتا ہے
نالۂ صید کو صیّاد نہیں سنتا ہے

عرضِ مظلوم کی جلّاد نہیں سُنتا ہے

اثر اندوز ہوا کرتا ہے نالہ اُلٹا
رحم کی جا اُسے آجاتا ہے غصّہ اُلٹا
دار ڈر اُس کو جھڑک دیتا ہے دھمکاتا ہے
چکیاں زور سے اور جبر سے پسواتا ہے
جو نہ پیسے تو اُسے مُکّا وہ دکھلاتا ہے
گالی گفتہ پہ بھی غصّے میں اُتر آتا ہے
افسروں سے ہو جو شاکی وہ اُن کو سزا دیتے ہیں
بیڑیاں ڈالتے ہیں بید لگا دیتے ہیں
چور ڈاکو نہیں بھارت کا نگہبان ہے یہ
سُود و بہبودِ وطن کے لئے حیران ہے یہ
مادرِ ہند کی اولاد ہے سنتان ہے یہ
قوم اور ملک پہ سو جان سے قربان ہے یہ
اس پہ یہ جور و جفا عدل کے شایاں ہی نہیں
ظلم ڈھائے جو فلک اُس پہ وہ انسان ہی نہیں

(۲۴)

چلو جیل خانے - چلو جیل خانے

سُنو گوشِ دل سے ذرا یہ ترانے | انوکھے نرالے ہیں جنگ کے فسانے
کہیں شورِ ماتم کہیں شادیانے | اِسی طرح کٹتے رہینگے زمانے
کرو تھوڑی ہمت نہ ڈھونڈو بہانے
چلو جیل خانے + چلو جیل خانے

تمہاری صدا کوئی مانے نہ مانے | مگر تم یہ جا کر کہو ہر ٹھکانے
کہ ہر شخص اپنے فرضوں کو جانے | بلا سے جو چھُٹ جائیں اپنے بیگانے
کرو تھوڑی ہمت نہ ڈھونڈو بہانے
چلو جیل خانے + چلو جیل خانے

خدا نے رسولوں کو بھی آزمایا | بلا کی کسوٹی پر رکھ کر کسایا
صداقت نے جب مدعی تم کو پایا | لئے آزمایش ہے یہ وقت لایا
کرو تھوڑی ہمت نہ ڈھونڈو بہانے
چلو جیل خانے - چلو جیل خانے

سمجھتے تھے ذِلت کا گھر جیل خانہ | کہ تھا چور و بدکار کا یہ ٹھکانہ
ہوا جب سے واں پیشواؤں کا جانا | بنا فخر و عزت کا یہ اک خزانہ
کرو تھوڑی ہمت نہ ڈھونڈو بہانے | چلو جیل خانے - چلو جیل خانے

(۵)

بندے ماترم

قوم کے خادم کی ہے جاگیر بندے ماترم
ہے وطن کے واسطے اکسیر بندے ماترم

ظالموں کو ہے اُدھر بندوق پر اپنی غرور
ہے ادھر ہم بیکسوں کا تیر بندے ماترم

قتل کر ہم کو نہ اے قاتل ہمارے خُون سے
تیغ پر ہو جائے گا تحریر بندے ماترم

کس طرح بھولوں اسے میں جبکہ قسمت میں مری
لکھ چکا ہے کاتبِ تقدیر بندے ماترم

فکر کیا جلاد نے گر قتل پر باندھی کمر
روک دیگا دور سے شمشیر بندے ماترم

ظُلم سے گر کر دیا خاموش مجھ کو دیکھنا
بول اُٹھے گی میری تصویر بندے ماترم

سرزمین انگلینڈ کی ہل جائیگی دو روز میں
گر دکھائے گا کبھی تاثیر بندے ماترم

سنتری بھی مضطرب تھے جبکہ ہر جھنکار پر
بولتی تھی جیل میں زنجیر بندے ماترم

(۲۶)

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

بھارت وطن ہمارا۔ آرام جان ہمارا
قایم ہے اس کے دم سے نام ونشاں ہمارا
یہ ہے زمیں ہماری یہ آسماں ہمارا
اِس کے سوا ٹھکانہ آخر کہاں ہمارا
ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

بے قدر مُلک ہیں سب اسکی فضا کے آگے
جنت خجل ہے اسکی آب وہوا کے آگے
سر بادشاہ کے خم ہیں اس کے گدا کے آگے
شاہوں کا ذکر کیا ہے کہہ دیں خدا کے آگے
ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

یہ ہے چمن ہمارا ہم سب ہیں اس کے مالی
گلِ مراد ہے اِس گلشن کی ڈالی ڈالی
پژمردہ رُخ پہ اس کے لائینگے ہم بحالی
کانٹوں سے اب کرینگے اِس گلستان کو خالی
ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

بھارت کے قلب مضطر کو شاد ہم کرینگے

بھُولے فسانے اسکے پھر یاد ہم کرینگے
ساری کمائی اپنی برباد ہم کرینگے
اس گلستان کو اک دن آباد ہم کرینگے
ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

بوئے ہیں بیج ہم نے جو ہر طرف وطن میں
سینچینگے اُن کو اُس سے جو خون ہے بدن میں
صحرا میں چند پولے بلبل رہے چمن میں
غیروں کا کام کیا ہے عاشق کی انجمن میں
ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

مٹنے کے دن گئے اب آباد ہوگا بھارت
دُنیا میں رشکِ بزم ایجاد ہوگا بھارت
غم کا زمانہ گذرا اب شاد ہوگا بھارت
آزاد ہوگا بھارت آزاد ہوگا بھارت
ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

پھیلے گی روشنی پھر اِس تیرہ خاکداں سے
اس کی زمین سوا ہے رفعت میں آسماں سے
مٹی عزیز اس کی ہم کو ہے کل جہاں سے
نکلیگا مرتے دم بھی "حامد" یہی زباں سے
ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

(۲۷)

عدم تعاون کی کشتی

وہ ہند جس کو غیرتِ باغ جناں کہیں
وہ ہند جس کو واقعی جنّت نشاں کہیں
خطرہ جہاں وبا کا قحط کا نہیں
افلاس سے کوئی بھی جہان آشنا نہیں
پردہ نہیں دلوں پہ تعصب کے زنگ کا
زنہار امتیاز نہیں نسل و رنگ کا
لیل و نہار رہتا ہے جاری سکون عدل
چڑھتا نہیں وقار کی گردن پہ خون عدل
حُبِّ وطن کو جرُم سمجھتا نہیں کوئی
بدخواہ خادمانِ وطن کا نہیں کوئی

المختصر جہاں میں ہے مساوات کا عمل
ہوتا ہے اس اصُول پہ صبح و مسا عمل
پاتی ہے خلق ثمرۂ کشتِ عمل جہاں
چھنتا نہیں کسی سے بھی محنت کا پھل جہاں

وہ ہند جس میں ہند کے لوگوں کا راج ہے
وہ ہند جس کی آرزو ہم سب کو آج ہے
وہ ہند مختلف ہے جو اس ہند سے بہت
بیتاب اہل ہند ہیں جس کے لئے بہت
وہ ہند جس کو رکھتا تھا پیش نظر تلک
رہنما تھا جس کی راہ میں گرم سفر تلک
مژدہ ہو طفل و پیر کو خورد و کلاں کو آج
کشتی رواں ہے یہ اسی ہندوستاں کی آج
یہ کشتی عجیب عدیم المثال ہے
"گاندھی کا" اس کی ساخت سے ظاہر کمال ہے
طوفاں کا اس پہ ہو نہیں سکتا اثر کبھی
ہوتی نہیں ہوا سے یہ زیر و زبر کبھی
سب کشتیوں سے بیش در آسایش اس میں ہے
ہر اہل ملک کے لیے گنجایش اس میں ہے
اک بات اس میں اور بھی ہے لطف خیز یہ
جتنی بھری ہو اتنی ہی چلتی ہے تیز یہ
سب رہنما ہمارے اسی میں سوار ہیں
جو حب ملک و قوم کے سرمایہ دار ہیں
بحر سیاسیات کے سب آشنا ہیں یہ

جن پر خدا کا ہاتھ ہے وہ ناخدا ہیں یہ
زنہار کیجئے نہ مزید انتظار اب
ہو جائے بس آپ بھی اس میں سوار اب

(۲۸)

دیش بھگت قیدی جیل میں

خوش ہو کے مونج کوٹینگے چکی چلائینگے
کولہو - کوآں - خراس خوشی سے پھرائینگے
زندان کی کچی روٹیاں خوش ہو کے کھائینگے
اور اودھ بھنے چنے بھی خوشی سے چبائینگے
رنج و غم و الم میں بھی خوشیاں منائینگے
سختی تمام جھیلینگے کڑیاں اٹھائینگے
درد و محن میں پھنس کے نہ گردن جھکائینگے
مونچھوں پہ تاؤ دیں گے اکڑ بھی دکھائینگے
خود سہہ کے ظلم ظلم کی ہستی مٹائینگے
بھارت کے حال زار کو بہتر بنائینگے

(۲۹)

ہندوستان میرا

پس مُردن بھی ہوگا حشر میں یُوں ہی بیاں میرا
میں اِس بھارت کی مٹی ہوں یہ ہندوستاں میرا
میں اِس بھارت کے اک اُجڑے ہوئے کھنڈر کا ذرہ ہوں
یہی میرا پتہ ہے - ہے یہی نام و نشاں میرا
خزاں کے ہاتھ سے مرجھائے جس گلشن کے ہیں پودے
میں اُس گلشن کی بلبل ہوں وہی ہے گلستاں میرا
کبھی آباد یہ گھر تھا کسی گذرے زمانے میں
ہُوا کیا گر بدستِ غیر اجڑا خانماں میرا
اگر یہ "پران" تیرے واسطے جائیں نہ اے بھارت
تو اِس ہستی کے تختے سے مٹے نام و نشاں میرا
میں تیرا ہوں سدا تیرا رہونگا باوفا خادم
تو ہی ہے گلستاں میرا تو ہی جنت نشاں میرا
میرے سینے میں تیرے پریم کی اگنی بھڑکتی ہے
نگاہوں میں میرے بھارت تو ہی ہے کُل جہاں میرا

(۳۰)

سوراجیہ لینگے - سوراجیہ لینگے

بلائیں آئیں ہزار سر پہ سوراجیہ لینگے سوراجیہ لینگے
ستائے ہم کو ہزار کوئی سوراجیہ لینگے سوراجیہ لینگے
ظالم ستم جو ڈھائے ہم پر تو "پران" ہنس ہنس کے وار دینگے
مگر کہینگے یہ مرتے مرتے سوراجیہ لینگے سوراجیہ لینگے
ہزار آرڈیننس ہوں گرچہ جاری ہوں واقع لاکھ جلیانوالے
زباں میں لگ جائیں چاہے تالے سوراجیہ لینگے سوراجیہ لینگے
خیال آزاد ہی رہیگا مشین گن سے چاہے اُڑا دو
یہ ہوگی آواز بعد مردن سوراجیہ لینگے سوراجیہ لینگے

---

(۳۱)

ہم کھدّر کو اپنائینگے

اب نہ چھوئینگے وستر بدیشی جس پہ اکڑ رہے ہیں پردیشی
قیمت چاہے لگ جائے بیشی دیشی وستر بنائینگے
ہم کھدّر کو اپنائینگے
چکّن نین سکھ کو چھوڑینگے ناطہ ململ سے توڑینگے
مخمل سے ہم موڑینگے القا سرج ہٹائینگے

ہم کھدّر کو اپنائینگے

سکل بدیشی وستر ہٹا کر   فیشن کو بس دھتا بتا کر
گھر گھر میں چرخہ چلوا کر   روزی خوب بنائینگے
ہم کھدّر کو اپنائینگے

روویں مانچسٹر والے   جھلائیں لنکا شائر والے
پڑیں ہم بھی جیون لالے   ہم پھر بھی نہ غم کھائینگے
ہم کھدّر کو اپنائینگے

کھدّر ہی وشو ہمارا   کھدّر ہو ہردے سو ہمارا
کھدّر ہی مم جیون تارا   کھدّر مئے ہو جائینگے
ہم کھدّر کو اپنائینگے

---

(٣٢)

بلبلو کیا دیکھتی ہو کھیل جاؤ جان پر

نوجوانو وقت ہے مٹ جاؤ قومی آن پر
دیکھنا بٹہ نہ لگ جائے وطن کی شان پر
خرمنِ ہندوستاں پر بجلیاں ٹوٹا کریں
حیف ہے پھر بھی نہ جوں رینگے تمہارے کان پر
چہچہانا بھول جاؤ اب وطن خطرے میں ہے

بُلبلو کیا دیکھتی ہو کھیل جاؤ جان پر
قصرِ آزادی کی راہوں کا پتہ لگ جائیگا
گر نظر ڈالو ذرا تم چین اور جاپان پر

(۳۳)

دُور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو

ہم بھی آرام اُٹھا سکتے تھے گھر پر رہ کر
ہم کو بھی پالا تھا ماں باپ نے دُکھ سب سہہ کر
وقتِ رُخصت انہیں اتنا بھی نہ آئے کہکر
گود میں آنسو کبھی ٹپکے جو دُکھ سے بہہ کر
طفل اِن کو ہی سمجھ لینا جی بہلانے کو
دیش سیوا ہی کا بہتا ہے لہو نس نس میں
اب تو کھا بیٹھے ہیں چتوڑ گڑھ کی قسمیں
سرفروشی کی ادا ہوتی ہیں یوں ہی رسمیں
بھائی خنجر سے گلے ملتے ہیں سب آپس میں
بہنیں تیار چتاؤں پہ جل جانے کو
نوجوانو جو طبیعت میں تمہاری کھٹکے
یاد کر لینا کبھی ہم کو بھی بھولے بھٹکے

آپ کے عضوِ بدن ہو ویں جب کٹ کٹ کے
اور سر چاک ہو ماتا کا کلیجہ پھٹ کے
پر نہ ماتھے پہ شکن آئے قسم کھانے کو
اپنی قسمت میں ازل سے ہی ستم رکھا تھا
رنج رکھا تھا محن رکھا تھا غم رکھا تھا
کس کو پرواہ تھی اور کس میں یہ دم رکھا تھا
ہم نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا
دور سے یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو
اپنا کچھ غم نہیں پر یہ خیال آتا ہے
مادرِ ہند پہ کب تک یہ زوال آتا ہے
دیش آزادی کا کب ہند میں سال آتا ہے
قوم اپنی پہ تو رہ رہ کے ملال آتا ہے
منتظر رہتے ہیں ہم خاک میں ملجانے کو

---

(۳۸)

وطن کا راگ

زمین ہند کی رتبہ میں عرش اعلیٰ ہے
یہ ہوم رول کی امید کا اُجالا ہے

بڑے بڑوں نے ہی اس آرزو کو پالا ہے
فقیر قوم کے ہیں اور یہ راگ مالا ہے
طلب فضول ہے کانٹے کی پھول کے بدلے
نہ لیں بہشت بھی ہم ہوم رول کے بدلے
وطن پرست شہیدوں کی خاک لائینگے
ہم اپنی آنکھ کا سرمہ اُسے بنائینگے
غریب ماں کے لئے درد دکھ اُٹھائینگے
یہی پیام وفا قوم کو سنائینگے
طلب فضول ہے کانٹے کی پھول کے بدلے
نہ لیں بہشت بھی ہم ہوم رول کے بدلے
ہمارے واسطے زنجیر طوق گہنا ہے
وفا کے شوق میں گاندھی نے جس کو پہنا ہے۔
سمجھ لیا کہ ہمیں رنج و درد سہنا ہے
مگر زباں سے کہیں گے وہی جو کہنا ہے۔
طلب فضول ہے کانٹے کی پھول کے بدلے
نہ لیں بہشت بھی ہم ہوم رول کے بدلے
پہنانے والے اگر بیڑیاں پہنائینگے — خوشی سے قید کے گوشہ کو ہم بسائینگے
جو سنتری درِ زنداں کے سو بھی جائینگے — یہ راگ گا کے انہیں نیند سے جگائینگے
طلب فضول ہے کانٹے کی پھول کے بدلے — نہ لیں بہشت بھی ہم ہوم رول کے بدلے

نئے نئے اصلی تھیٹریکل ڈرامے

درد جگر	۸ر
جلاد عاشق	۱۲ر
محبت کا پھول	۱۲ر
عاشق زار	۱۲ر
ڈرامہ بی اے موہنی	٦ر
حریص سلطان	۱۲ر
تصویر رحمت	۱۲ر
پنجاب میل	۸ر
جنگ جرمن	۸ر
شاہی فرمان	عہ

زندہ در گور	۱۲ر
شریف بدمعاش	۱۲ر
باوفا قاتل	۱۲ر
گنہگار باپ	۱۲ر
حسن کا ڈاکو	۸ر
اسیر گیسو	۱۲ر
خوبصورت بلا	٦ر

ست نارائن	٦ر
پرہلاد بھگت	۴ر
شاہی لکڑہارا	۸ر
کرشن اوتار	۵ر
حقیقت رائے	٦ر

سور داس	۸ر
پدمنی	۱۲ر
بھگت سواما	٦ر
زخمی ہندو	۸ر
نل دمینتی	٦ر

ہندی زبان کے بے نظیر ڈرامے

پدمنی	۱۲ر
دیش دیپک	۹ر
دلفروش	۸ر
دیویانی	عہ
سمراٹ اشوک	۱۰ر
گرہ لکشمی	عہ
وشوامتر	عہ
من موہن کا جال	۸ر
بگلا بھگت	۸ر
چندر ہار	عہ

بال بھگت پرہلاد	۱۲ر
دان ویر کرن	۱۲ر
ست گری پرہلاد	عہ
ست نارائن	۴ر
راجہ شوی	عہ
سنہری خنجر	۸ر
سفید خون	۸ر
دھوپ چھاؤں	۸ر
درگا داس	عہ
چندر بھگت	عہ

قومی و ملکی قابل دید ڈرامے

آزادی	۱۲ر
دیش دیپک	۹ر
قومی تلوار	۱۲ر
قومی غدار	۱۲ر
جانباز وطن	عہ

غریب ہندوستان	عہ
بیداری	۱۲ر
دھرم ادھرم یدھ	۱۲ر
دیش بھگت	۱۲ر
وطن پرست	۸ر

ہندوؤں کے تاریخی ڈرامے

رشی پتری	۸ر
مہاراجہ بکرماجیت	۱۲ر
بلوان پُتر	۱۲ر
تلوتما	۸ر
ویر بالا	۸ر
شریمد بھاگوت	عہ
چتنی پرتاب	٦ر
شریمتی منجری	۸ر
راجہ ہری چند	۴ر
بھرتری	٦ر
پورن بھگت	٦ر

مہاراجہ جسونت سنگھ	۱۲ر
یوگ شکتی	عہ
ستی ساوتری	عہ
دان ویر کرن	۱۲ر
ساوتری ستوان	۸ر
کنس بدھ	۱۲ر
شکنتلا	۸ر
لیڈی لاجونتی	۸ر
میراں بائی	۸ر
رام لیلا	٦ر
مہا بھارت	٦ر

متفرق عشقیہ ڈرامے

خود پرست	٦ر
دشمن ایمان	٦ر
آتشی ناگ	٦ر
شام جوانی	٦ر
سنہری فریب	٦ر
چندراولی	٦ر
علاؤالدین چراغ	٦ر
سفید خون	٦ر

دوزخی حور	٦ر
سنہری خنجر	٦ر
شام جوانی	٦ر
چمکتی بجلی	٦ر
شہید ناز	٦ر
کالی ناگن	٦ر
اسیر حرص	٦ر
مالن کی بیٹی	٦ر

نور کی پتلی	٦ر
خواب ہستی	٦ر
یہودی کی لڑکی	٦ر
دلفروش	٦ر
میٹھا زہر	٦ر
بزم فانی	۵ر
گلنار فیروز	٦ر
سیر پرستان	۵ر
علی بابا چالیس چور	٦ر
سلور کنگ	٦ر
گورکھ دھندہ	٦ر
شیریں فرہاد	٦ر
زنجیر گوہر	٦ر
زہری سانپ	٦ر
گلرو زرینہ	٦ر
بھول بھلیاں	٦ر

اسلامی رنگ میں رنگے ہوئے ڈرامے

نور اسلام	۸ر
ترکی تلوار	۸ر
حور عرب	۱۲ر
اسلامی جھنڈا	۱۲ر
اسلامی ہیرا	۱۲ر
جوہر اسلام	۸ر
جنگ طرابلس	۸ر
عروج اسلام	۱۲ر
تصویر اسلام	۸ر
تاج طہران	۱۲ر
مصطفےٰ کمال پاشا	۸ر

پتہ ملنے کا :- نرائن دت سہگل اینڈ سنز تاجران کتب و پبلشرز بیرون لوہاری دروازہ لاہور